

جناب جسٹس ایس اے رحمن

تخلیق

آتشِ تخلیق کے گلخن سے گزرا ہے خیال
 رنگرز کی خاک سے پھولوں کی باہن آنے لگی
 نیلگوں دُوری سمٹ کر پاس پاس آنے لگی
 پھینکتے ہیں ولولے پھر عرش کے تاروں چال

من کے ساگر میں ہیں لہریں خواب کی سی اٹھ رہی
 سخت بے گل ہیں کہ حرف و صوت کا ساحل ملے
 شوق کے شایاں حریم ناز کی منزل ملے
 جو کہی پہچان لے اور جان لے ہر آن کہی

ایک کرب پڑے طرب ہے، اک نشاطِ دردِ دبیز
 ہر مین مومین نہفتہ، ہر گِ جاں میں رواں

بارِ سائینے پہ ہے گا ہے سبک گا ہے گراں
لمحہ لمحہ ہو رہی ہے نبضِ دُوراں تیز تیز

دستِ نادیدہ کا لمس اور آن سُننے نغمے کی لے
اک اشارہ، اک کٹائیہ، ایک سایہ سامنے
سر کی حلیم، اٹھی نظریں، اڑتا آنچل تھا منے
گھل گئے کمرے میں چہرے گہنی خوش بو کی

یہ سفیدی پر سیاہی ایک نقشِ سرود ہے
اس میں پنہاں ہیں مگر نقاش کی بے تابیاں
کچھ سرابِ لفظ میں، تخیل کی شادابیاں
یادگارِ کارواں، یہ کارواں کی گرد ہے